11787-فاطمہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل

سوال

میں نے سنا ہے کہ فاطمہ اور علی رضی اللہ تعالی عنہما کا حسن اور حسین رضی اللہ تعالی عنہما کے علاوہ اور بھی کوئی بچہ تھا، لیکن مجھے اس کے متعلق کچھ علم نہیں، آپ سے گزارش ہے کہ آپ فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کے حالات زندگی اور اگر ان کا تاریخ اسلامی میں کچھ دخل ہے تو وہ بھی بتائیں ؟

پسندیدہ جواب

فاطمہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم قریشی ھاشمی خاندان سے تعلق رکھتیں اور حسن وحسین رضی اللہ تعالی عنہما کی والدہ تھیں۔

ان کی پیدائش بعثت نبوی سے کچھ قبل کی ہے اور جنگ بدر کے بعد علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ سے شادی ہوئی۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے بہت زیادہ محبت اور ان کی عزت کرتے تھے، اور وہ بہت صابرہ اور دین پر چلنے والی اور بھلائی پسند پاکباز اور قناعت پسند اور بہت ہی شاکرہ خاتون تھیں۔

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا بہت زیادہ غمگین ہوئیں اور بہت روئیں اور کہنے لگیں اے ابا جان ہم جبریل امین سے افسوس کا اظہار کرتے ہیں اے ابا جان اللہ عزوجل نے آپ کی دعا قبول فرمالی، اے ابا جان جنت الخلد میں پکا ٹھکانہ ہو۔

فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کلام کے اعتبار سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سب لوگوں سے زیادہ مشابہت رکھتی تھیں۔

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ :

میں نے بات چیت اور کلام کے لحاظ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کے علاوہ کسی اور کو نہیں دیکھا، اور جب فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لاتیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوجاتے اور انہیں چومتے اور خوش آمدید کہتے، اور فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسی طرح کا سلوک کرتی تھیں۔

فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صرف چھ ماہ زندہ رہیں اور انہیں رات کے وقت دفن کیا گیا۔

واقدی کا کہنا ہے کہ :

ہمارے پاس سب سے زیادہ پایہ ثبوت کو پہنچنے والا قول یہی ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور انہیں قبر میں اتارنے والے عباس اور علی اور فضل رضی اللہ تعالی عنہم تھے۔

اور ان کی اولاد میں بیٹے حسن اور حسین اور بیٹیاں ام کلثوم جن سے عمر بن خطاب اور زینب جن سے عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہم نے شادی کی تھی۔

مسروق رحمہ اللہ تعالی عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا :

فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی چال چلتی ہوئی آئیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری بیٹی (مرحبا) خوش آمدید، پھر انہیں اپنے دائیں یا بائیں جانب بٹھایا، پھر ان سے رازداری کے ساتھ کوئی بات کی تو وہ رونے لگیں تو میں نے انہیں کہا کہ کیوں رو رہی ہو؟

پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ رازداری کے ساتھ بات کی تو وہ مسکرانے لگیں، تو میں نے کہا آج کی طرح میں کبھی نہیں دیکھا کہ خوشی اتنی غم کے قریب ہو۔

تو میں نے ان سے سوال کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کیا کہا، تو وہ کہنے لگیں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کو افشاں نہیں کروں گی، حتی کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی تو میں نے پھر ان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا :

مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رازداری سے یہ بات کہی تھی کہ میرے ساتھ جبریل علیہ السلام ہر سال ایک دفعہ قران کا دور کرتے تھے، اور اس سال انہوں نے میرے ساتھ قرآن مجید کا دور دو بار کیا ہے، میرا خیال ہے کہ میری موت کا وقت قریب آگیا ہے، اور تو میرے گھر والوں میں سے سب سے پہلی ہوگی جو میرے ساتھ ملے گی، تو میں اس بنا پر رونے لگی۔

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کہا کہ کیا تجھے یہ پسند نہیں کہ تو جنتی عورتوں یا مومنوں کی عورتوں کی سردار بنو تو میں مسکرانے لگی۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (المناقب 3353)۔

اور فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کے فضائل میں سے یہ بھی ہے :

صحیحین میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہا سے حدیث مروی جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے قریب نماز پڑھ رہے تھے اور ابوجھل اور اس کے دوسرے دوست واحباب بیٹھے ہوئے تھے تو ان میں سے ایک کہنے لگا بنوفلان کے اونٹ کی اوجڑی کون لاکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ میں جائیں تو ان کی پشت پر رکھے گا؟

تو قوم میں سب سے زیادہ شقی اور بدبخت اٹھا اور اسے جاکر لے آیا اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں گئے تو ان کی پشت پر دونوں کندھوں کے درمیان رکھ دیا اور میں یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا کاش میں کچھ کرسکتا اور روک سکتا۔

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ ہنستے ہوئے لوٹ پوٹ ہوکر ایک دوسرے کے اوپر گرنے لگے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں پڑے ہوئے اپنا سر نہیں اٹھا رہے تھے حتی کہ فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا تشریف لائیں اور اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ سے دور پھینکا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ سے اپنا سر اٹھایا پھر فرمانے لگے :

اے اللہ قریش کو تباہ کردے یہ تین دفعہ کہا تو جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خلاف بددعا کی تو انہیں بہت ہی مشقت محسوس ہوئی ان کا خیال تھا کہ اس جگہ پر دعا قبول ہوتی ہے ۔ ۔ ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (233) صحیح مسلم حدیث نمبر (3349)۔

اور فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کی فضیلت میں یہ حدیث بھی وارد ہے :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے اسے ناراض کیا تو اس مجھے ہی ناراض کیا۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (3437) صحیح مسلم حدیث نمبر (4483)۔

دیکھیں کتاب : نزہۃ الفضلاء تہذیب سیر اعلام النبلاء (116/1) ۔ .